www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ترتیب : اختر راہی

مذاکرہ — تعمیر فرد اور اصلاح معاشرہ

ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر منیر حسن معصومی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
مولانا ماہر القادری، حکیم محمد سعید دہلوی، حافظ نذر احمد

- پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا لیکن کیا وجہ ہے کہ یہاں کا جدید تعلیم یافتہ طبقہ مذہب سے بیزار سا ہے؟
- ہمارے معاشرے میں بے راہ روی جس تیزی سے قوت پکڑتی جا رہی ہے۔ آپ کے خیال میں اس کے اسباب کیا ہیں؟
- بے راہ روی اور دوسری معاشرتی خرابیوں کے تدارک کے لیے آپ کیا طریقۂ کار تجویز کرتے ہیں؟
- کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ فرد اور معاشرہ کی اصلاح کا انحصار تجدید ایمان و عمل پر ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کا طریق کار کیا ہو سکتا ہے؟
- پاکستان کی غالب اکثریت دین سے جذباتی تعلق رکھتی ہے۔ تجدید و اصلاح میں علماء، اساتذہ اور دانشوروں کی ذمہ داری دوسرے طبقوں سے زیادہ ہے؟ یہ طبقے اصلاح معاشرہ میں کیوں ناکام ہیں یا پورے طور پر کامیاب کیوں نہیں؟
- اصلاح فرد اور تطہیر معاشرہ کا آغاز کہاں سے کیا جائے؟

ڈاکٹر سید عبداللہ صدر دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

سب سوالوں کو یکجا کر کے، سب کا خلاصہ سامنے رکھ کر ایک ہی جواب میں ہمہ جہت نقطہ نظر آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

آپ کے سب سوالات کا تعلق کسی نہ کسی طور اصلاح معاشرت سے ہے۔ آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہماری موجودہ معاشرت کیوں بگڑ رہی ہے۔ اس کی اصلاح علماء سے کیوں نہیں ہو رہی اور تعلیم یافتہ طبقے اپنے مذہب اور اپنی معاشرت سے کیوں بیزار ہیں۔

معاشرت کا بگاڑ، غیر ملکی معاشرت کے پرزور حملے کی وجہ سے ہے۔ جس کے ذرائع و وسائل

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نہایت مؤثر اور پرزور ہیں ـــــ ادب، سینما و فلم، ٹیلی ویژن، ریڈیو، ہوٹل، سیر و سفر اور سیاحت کی آسانیاں۔ اِن سب میں ترغیباتِ نفس کو مشتعل کرنے کے جملہ اسباب و محرکات موجود ہیں۔ جن کا مقابلہ کرنا اوسط درجے کے انسان (مسلمان) کے بس کی بات نہیں۔ یہ ترغیبات آہستہ آہستہ مزاج میں داخل کی گئیں۔ اس کے بعد جب مزاج مانوس ہو گئے (جیسا کہ اب تقریباً سارے عالم اسلام میں ہو چکے ہیں) تو لذات و شہوات کا کاروبار عام و خاص تک (بلکہ اب گھروں تک بھی) پہنچا دیا گیا۔ بڑی عمر کے لوگوں میں سے ایک حصہ ایسا بھی ہے جو اسے ناپسند کرتا ہے مگر نوجوان تر نسلیں جو کالجوں، ہوٹلوں اور سینماؤں کی فضا میں اور نام نہاد ادب کے ماحول میں پل کر نکلی ہیں۔ گھروں میں بھی غالب آچکی ہیں خصوصاً لڑکیاں ـــــ یہ سب لوگ پرانی معاشرت سے نفرت کرنے لگے ہیں اور کچھ عجب نہیں کہ عنقریب یہ ملک (باقی عالم اسلام کی طرح) مغربی معاشرت کے شہوانی مظاہر کا گھر بن جائے۔

اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس کا ایک سبب جدید تعلیم ہے جو ہر مغربی شے کے لیے انس اور میلان پیدا کر دیتی ہے۔ یہ میلان آہستہ آہستہ ہر شئے مغربی کو لبیک کہہ دیتا ہے۔

مغربی ممالک کے ساتھ سیر و سفر کے مواقع اب زیادہ ہو گئے ہیں۔ جو لوگ وہاں جاتے ہیں۔ ظاہری لذت بخش ماحول کے شیدا بن کر آتے ہیں اور یہاں پہنچ کر ان سلسلوں کے مبلغ بن جاتے ہیں۔

بین الاقوامی اعلیٰ ہوٹلوں کی پاکستان میں تعمیر اس لیے گوارہ کی جاتی ہے (بلکہ حوصلہ افزائی کی جاتی ہے) کہ ان کی وجہ سے پاکستان کو زرِ مبادلہ کمانے کا موقع ملتا ہے۔ اِس کی آڑ میں مغرب کے فواحش پھیلتے ہیں اور پھیلائے جاتے ہیں۔

مغربی اقوام ـــــ خصوصاً یہودیوں کے کئی ادارے، مختلف ناموں سے اسلامی ملکوں میں (بشمول پاکستان)، ان میں فواحش کی منظم تربیت کرنے پر لگے ہوتے ہیں اور تربیت کنندگان میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بہت سے اساتذہ شامل ہیں۔

یہ امراض قوم کے امراء میں سب سے زیادہ ہیں اِن کی دیکھا دیکھی متوسط اور اُس سے نیچے کے طبقوں میں بھی پھیل رہے ہیں ـــــ اور دانشور گروہ (غریب پروری کے ڈھونگوں کے باوجود) ان فواحش کے لیے علمی دلائل مہیا کرتا ہے۔

اب آپ سوال کریں گے کہ اِس صورتِ حال کا مقابلہ کیوں نہیں کیا جاتا؟ گزارش ہے کہ اِس کے کئی اسباب ہیں۔

۱۔ مغرب کی ہر معاشرتی رسم کے ساتھ کسی نہ کسی فائدے کا پیوند لگایا جاتا ہے۔ مغربیوں کو

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

معلوم ہے کہ نفع کی دلیل اب عالم اسلام میں بہت مقبول ہے لہٰذا نفع کی چاشنی دے کر زہر کو دُور تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

۲۔ جب علماء اس کی مخالفت کرتے ہیں تو کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ علماء ہمیشہ مسلمانوں کے لیے فائدہ مند چیزوں کی ممانعت کرتے آئے ہیں ــــ اور یوں بھی علماء کی بات بے وزن کر دی گئی ہے۔

۳۔ خود علماء بھی یوں بے اثر رہتے ہیں کہ ان کی معلومات مغربی اشیاء و مظاہر کے بارے میں ناقص ہوتی ہیں اس لیے ان کا حملہ اکثر بے دلیل اور غیر مؤثر ہوتا ہے۔

۴۔ تعلیم یافتہ طبقہ مزاجاً نفع پسند، بے حس بلکہ دین بیزار ہے ــــ اِلّا ماشاء اللہ۔ ان میں اچھے لوگ بھی ہیں مگر ان میں اس محاذ پر کام کرنے کا ذوق بھی نہیں اور شوق بھی نہیں۔

۵۔ علماء کی مذکورہ بالا بے خبری کے علاوہ، ان کا تصور نہی عن المنکر بھی بدل گیا ہے ــــ وہ صرف بُرا سمجھنے تک محدود رہتے ہیں۔ برائی کا صحیح علم حاصل کر کے، اس کے خلاف جہاد کی تنظیم نہیں کرتے ــــ ہاتھ سے ٹھیک کرنے کا پروگرام اب مصلحتوں کی نذر ہو گیا ہے۔

۶۔ علماء بڑی برائیوں کو بڑی کہہ کر عجز کا اظہار کر دیتے ہیں ــــ چھوٹی برائیوں کو معمولی کہہ کر پیچھا چھڑا لیتے ہیں۔

۷۔ علماء کی توجہ زیادہ تر فرقہ درانہ مسائل کی طرف رہتی ہے یا ارزاں سیاست۔ معاشرت کی اصلاح کا جو موقع انھیں مساجد میں ملتا ہے اُس سے فائدہ نہیں اٹھاتے فرقہ درانہ بحثوں میں فرار کا راستہ پاکر اصلاح معاشرت کا فریضہ انجام نہیں دیتے۔

۸۔ طریق کار کے جدید راستوں سے بے خبری ہے ــــ ورنہ کسی ایک نکتہ پر کام کا آغاز کر کے اسے دوسری برائیوں تک پھیلایا جا سکتا ہے، درجہ بدرجہ اور مرحلہ بہ مرحلہ ــــ لیکن وہ یا تو کچھ کرتے ہی نہیں یا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص بیک وقت مکمل اسلام کا مکمل پیکر بن جائے اور ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں، اِس لیے علماء کی اٹھائی ہوئی اصلاحی تحریکیں محدود دائرہ خواص سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔

اب رہا یہ کہ اصلاح احوال کی صورت کیا ہے؟ تو گزارش یہ ہے کہ صورت حال جہاد کی طلبگار ہے۔ جہاد میں جدوجہد کی ہر صورت شامل ہے جسے یقین سے شروع کیا جائے اور عقل و حکمت سے چلایا جائے۔ امن پسندانہ ذرائع سے لے کر مسلمانوں کی قوت مجتمعہ کے سہارے برائیوں کو زبردستی روکنے تک ہر چیز اس میں شامل ہے۔ مگر پہلے برائی کے بارے میں پورا علم، اس کے بعد دلائل سے پورا اتمام حجت اور موعظہ حسنہ اور آخر میں مکمل مقابلہ، انسداد اور بیخ کنی ــــ اور اس

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ